ڈاکٹر وفار اشدی

علّامہ جیلانی چاند پوری کی علمی و ملّی خدمات

علامہ جیلانی چاند پوری عظیم المرتبت عالم دین، مسفر قرآن، شارح احادیث نبوی، فقیہہ محقق، مدقق، مجتہد، مقرر اور خطیب ہیں۔ وہ کردار کے مومن، گفتار کے غازی اور قلم کے دھنی بھی ہیں۔ ان کے اوصاف بے کراں اور جہات بے پناہ کا احاطہ بہت مشکل ہے۔ ان کی پاکیزہ، علمیت و روحانیت سے بھرپور نورِعلیٰ نور زندگی، خالق کائنات، مالک موت و حیات، ریاضت و عبادت، سردرِ کائنات، سرکارِ مدینہ، وجہ موجودات رحمت اللعالمین حضرت محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے لیے وقف ہے۔ تصوف کا ذوق اور علم کا شوق انہیں اپنے نامور بزرگوں سے ورثے میں ملا ہے، شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت کے اسرار و رموز نے ان کو بہت بلند عارفانہ مقام عطا کیا ہے۔ ان کے فکر و عمل سے معمور مثالی زندگی ملک و ملت کے لیے آفتاب و ماہتاب کی طرح تاباں اور درخشاں ہے ؎

مرد مومن جس کا دل راتوں کو نورِ ماہتاب
اور دن کو سوزشِ پیہم درخشاں آفتاب

یہ میری خوش نصیبی ہے کہ ...... ۱۹۹۴ء کو علامہ کی ایک دعوت کے موقع پر ان کی شفقت آمیز و روحانیت آموز خصوصی نشست میں تبادلۂ خیالات کے خوشگوار اور ناقابل فراموش لمحات میسر آئے۔ انھوں نے ازراہ عنایت و محبت اپنی جملہ تصانیفِ گراں مایہ کے ایک سیٹ سے سرفراز فرمایا۔ ان کی قربت اور رفاقت کے دوران ان کی فاضلانہ گفتگو

عارفانہ افکار و خیالات، علمی ادبی و دینی رجحانات اور اصلاح معاشرت کے تصورات کو جاننے اور سمجھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ انھوں نے نہایت سادگی اور بزرگانہ روش کے ساتھ اپنی زندگی، سوانحی حالات، زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنی سرگرمیوں اور اقدامات کے اجمالی تذکروں سے میری معلومات میں اضافہ کیا۔

میں کہ ایک بے مایہ دکم سواد گوشہ نشین ان کی اس ذرہ نوازی کے لیے "ہدیۂ تشکر" اور حرفِ اعترافِ عظمت پیش کرنے سے قاصر ہوں۔ نہ الفاظ اپنی گرفت میں آتے ہیں نہ قلم ہم آہنگی و ہم نوائی کی صورت میں حرفِ وفا کے لیے آمادہ ہوتا ہے دراصل ان کی شان میں کچھ عرض کرنا ایسا ہی ہے جیسے سورج کو چراغ دکھانا۔

علامہ جیلانی چاند پوری کی جو تصانیف میرے زیرِ مطالعہ آئیں وہ یہ ہیں:

۱۔ صورِ اسرافیل / خطباتِ نوری

۲۔ علم من الکتاب

۳۔ انقلابِ مصطفیٰ و نظامِ مرتضیٰ

۴۔ اسلام کا نظامِ اطاعت و سیاست

۵۔ عظیم المیہ درالمیہ مرتبہ وجاہت حسین صدیقی علوی القادری

۶۔ لاشیں یا حقوق (مہاجر تحریک کے واقعات و حالات تواریخ و حقائق کی روشنی میں)

اس کتاب کا ایک انگریزی ایڈیشن بھی چھپ چکا ہے

۷۔ البلاغ الحق

۸۔ نور و ضیاء المعروف بہ مفتاح العلوم

۹۔ داستانِ حرم، جلد اول دوم سوم

یہ تمام کتابیں حلقہ عالیہ سلسلۂ عالیہ قادریہ رزاقیہ، سائٹ غوث الاعظم بی۔۱۶ بلاک اے ۱۰ گلشن اقبال کی جانب سے بالاہتمام و بالالتزام شائع ہوئی ہیں۔

میں نے شیخ المشائخ کو اس گراں قدر کتب کا بڑے شوق اور خصوصی دلچسپی سے بالاستیعاب مطالعہ کیا اس لیے کہ تصوف اور اہلِ تصوف میرا محبوب موضوع رہا ہے۔ بنگال اور سندھ کے صوفیائے کرام اور اولیائے عظام سے متعلق میرے بے شمار مضامین برصغیر پاک وہند کے اخبارات رسائل وجرائد میں چھپ چکے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ان میں بعض مضامین آج بھی وطنِ عزیز کے رسالوں میں بار بار نقل ہوتے رہتے ہیں۔ میری ایک کتاب "سنہرا دیس" (مطبوعہ ادارہ مطبوعات پاکستان کراچی زیرِ اہتمام وفاقی وزارت اطلاعات ونشریات حکومت پاکستان ۱۹۹۴ء میں اللہ والوں کے تذکروں پر ایک باب مختص ہے اس کتاب کی اشاعت پر فیلڈ مارشل جنرل ایوب خان صدر مملکت پاکستان کے ہاتھوں انعام بھی مل چکا ہے۔ مشرقی پاکستان کے صوفیائے کرام کے زیرِعنوان میرے مضامین بالاقساط شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد سندھ کے ماہنامہ الرحیم/الولی (زیرِادارت علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی) ۱۹۶۵ء سے ۱۹۷۱ء تک یعنی (قیامِ بنگلہ دیش تک شائع ہوتے رہے۔ اگر سقوط مشرقی پاکستان کے نتیجے میں بنگلہ دیش معرض وجود میں نہ آتا تو بنگال میں اشاعتِ اسلام نامی کتاب آئینہ ادب سے چھپ چکی ہوتی۔

حیران نقش ۱۹۸۶ء میں چھپنے والی کتاب (ناشر مکتبہ اشاعت اردو کراچی) کا آخری حصہ یعنی نقش چہارم سندھ کے اہلِ تصوف علمائے عظام کے تذکروں سے تعلق رکھتا ہے میری پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ ——— اردو کی ترقی میں اولیائے سندھ کا حصہ ——— ۱۹۶۴ء میں منظرِ عام پر آچکا ہے اس کے ناشر ڈاکٹر وحید قریشی سیکریٹری جنرل مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور ہیں۔ اور اب تذکرۂ علمائے سندھ (جلد اول) منتظرِ اشاعت ہے۔ بفضل تعالیٰ سندھ کے بزرگانِ دین کا یہ علمی سلسلہ تاحیات جاری رہے گا۔

علامہ جیلانی چاند پوری کی تخلیقات دنگارشات آنکھوں کو بصارت، دلوں کو بصیرت، روحوں کو سکون وراحت کا سامان مہیا کرتی ہیں۔ علامہ کے مقالات، مضامین، بیانات، ارشادات اور سیاسی وسماجی سرگرمیوں سے انقلاب سن ۱۹۴۷ء سے پہلے تحریک آزادی کے دورِ عروج سے باخبر رہا ہوں لیکن ان کی معرفت وروحانیت سے بھرپور شخصیت اور علمی ودینی خدمات وکمالات کا اندازہ ان کی تالیفات، وتصنیفات سے ہوا ہے۔ علامہ کی مندرجہ بالا معیاری

علمی و دینی کتابیں شمع ہدایت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ خطبات نوری پر مشتمل صور اسرافیل کے سلسلے کے تحت عنوانات پر علم من الکتاب، انقلاب مصطفیٰ و نظام مرتضیٰ، اسلام کا نظام اطاعت و سیاست جیسی مقبول و معروف اور کتابوں کی ضو فشانی سے ایک عالم کے قلوب باطنی منور ہو چکے ہیں۔ مفتاح العلوم کے حصہ اول موسوم بہ البلاغ الحق کی اشاعت سے ایک دنیا خیر و برکت کی نعمتوں سے مستفیض ہو چکی ہے۔ ایک عظیم و ضخیم صحیفہ نور و ضیاء یعنی مفتاح العلوم حصہ اول تا سوم اہل علم و اہل ایمان سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔

داستانِ حرم

داستانِ حرم کی تین جلدیں یکے بعد دیگرے منظر عام پر آچکی ہیں۔ اس داستان حرم کی تینوں جلدیں میرے پیش نظر ہیں۔ ایک جلد جہازی سائز کے کم و بیش ہزار ہزار صفحات پر حاوی ہے۔ ان جلدوں کے موضوعات، افادات علامہ کی دوسری تصانیف کی نسبت کہیں زیادہ دقیع و وسیع ہیں۔

علامہ کے افکار و معارف میں تصوف۔ مائل تصوف حقیقت و معرفت کی باریکیاں ہیں جو روح، روحانیت، نفس، علم، عقل کے فلسفوں سے مربوط ہیں۔ مقام مومن، ادب، دنیا اثبات، آخرت، قیامت اور عاقبت کی افادیت پر شرح و بساط کے ساتھ اظہار خیال کیا گیا ہے لائق توجہ بات یہ ہے کہ فاضل مصنف نے اپنی کتابوں میں موضوعات، مقاصد، مسائل، کی مناسبت سے قرآن و حدیث کی روشنی میں نہایت عالمانہ و فاضلانہ بحث کی ہے۔ اپنے ملفوظات، ارشادات اور نظریات کی تصدیق و تائید میں قرآنی آیتیں اور حدیثیں بھی حذف کی ہیں۔ اپنے موقف اور تصورات کو ہر اعتبار سے معتبر، موثر، مفید، پائیدار، جاندار، زور دار اور شاندار الفاظ میں پیش کیا ہے۔ تمام مسائل و مباحث کا مفہوم قاری کی سمجھ میں آجاتا ہے۔ غیر ضروری یا غیر منطقی حجت یا سے اجتناب برتا گیا ہے۔ موقع محل کے مطابق تفسیر اور ترجمے سے متن کی روح کو زیادہ سے زیادہ واضح اور عام فہم کیا گیا ہے یہی علامہ کے اسلوب علم و فہم ادراک و دانش کا طرۂ امتیاز ہے۔

داستانِ حرم کی افادیت و اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ کائنات دینِ اسلام کی فضیلت ، رسالت ، خلافت ، نبوت ، خالق کائنات ، دین اسلام کی سے فضیلت ، رسالت ، خلافت ، نبوت ، امامت ولایت جیسے شرعی وفقہی مسائل کے بیانات کے ساتھ ساتھ انبیائے عظام ، صحابہ کرامؓ ، رسولؐ آلِ رسولؐ کے واقعات وحالات اسناد وشواہد کے تناظر میں قلمبند کئے گئے ہیں ۔ ایک خدا ایک رسول اور ایک قرآن پر ایمان رکھنے والے مسلمانوں میں عقائد و فقہ کے پس منظر میں فرقہ وارانہ اختلافات کا جائزہ کھلے دل سے کھل کر کیا گیا ہے ۔ فرمودات الٰہی اور ارشاداتِ نبویؐ کے حوالوں سے ان اختلافات ، منافرت و تعصبات کو اخوت ومحبت ، صلح جوئی ، وسیع القلبی ، وسیع النظری اور افہام وتفہیم سے بدلنے کی فقیہانہ کوشش کی گئی ہے ۔ داستانِ حرم کی جلد سوم میں اکابرِ دین ، اولیائے کرام ، علمائے عظام کے مستند ومعتبر تذکروں نے علامہ کی عظمت میں اضافہ کر دیا ہے ۔ اس جلد کے آخری ڈیڑھ سو صفحات اس لیے بھی خصوصی توجہ کے متقاضی ہیں کہ ان میں :

۱ تفسیر مرتضوی منظوم مجمل مولائے کائنات علیہ السلام از ابو محمد سید غلام مرتضیٰ علی کنیت قطب الدین در زبان فارسی ،

۲ حضرت آدم علیہ السّلام سے آلِ عثمان تک ، پر محیط صدیوں کے عہد بہ عہد شجروں کا عکس شامل ہے

۳ داستانِ حرم کا اختتام بالخیر دعائے رحمانی سے کی گئی ہے ۔ جس کے ورد سے انسان کو آفات ارضی وسماوی سے نجات ملتی ہے اللہ کی نعمتوں اور رحمتوں سے فیضیاب ہوتا ہے ۔

ان تمام نوادرات و مخطوطات جن کے عکس سے علامہ کی کتب بشمول داستانِ حرم حرم کی فنی زینت دوبالا ہوئی ، کی دریافت علامہ کی محنت شاقہ ، تجسسِ مسلسل اور مطالعہ پیہم کا رہین منت ہے ۔

علامہ جیلانی چاندپوری کی ذاتِ گرامی قدر ایک شجر سایہ دار کی مانند ہے جس کے سائے کی ٹھنڈک میں سانس لینے والے انسانوں کو دنیا میں کامرانی اور آخرت میں شادمانی میسر آئے

بقیہ صفحہ ۳۵ پر